

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 (الصلوة والسلام) علیہ السلام بارک وسلم اللہ

### ﴿تبلیغی جماعت کیلئے لمحہ فکریہ﴾

محترم مسلمان بھائیو! میں ایک بہت اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کا فیصلہ آپ نے بھی نہایت ایمان داری اور انصاف کے ساتھ کرنا ہو گا۔ تبلیغی جماعت کے مولوی ذکریا صاحب کی مشہور کتاب فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) تبلیغی جماعت کی پسندیدہ، مستند کتاب ہے۔ اور تبلیغی جماعت والے اس کتاب سے تعلیم (درس) دیتے ہوئے لوگوں کی اصلاح اور تربیت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کی اصلاح کی فکر کرنے والی تبلیغی جماعت اور محققان حضرات کو جب اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں سے آگاہ کیا جاتا ہے تو بجائے اس کے کہ ان سے ربوہ و بوقہ کریں، الٹی سیدھی تاویلات و حیلے بہانوں اور تحریفات کا سہارا لیتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تبلیغی جماعت والے جن مولوی ذکریا صاحب کی کتاب فضائل اعمال کو ٹھائے چالیس چالیس دن، چھ چھ ماہ بلکہ سال سال گمروں سے دوڑکھو متے پھرتے نظر آتے ہیں۔ اس کتاب کے اندر بے شمار ایسی باتیں عطا کما نظر بیات موجود ہیں جو ان کے اپنے (دیوبندی) مسلک (تفقہ اہل ایمان، فتاویٰ رشیدیہ، ہشتی زبور) کے صریح خلاف ہیں۔ بحر حال یہ تو ان کے اپنے گمراہ مسئلہ ہے ہماری گزارش صرف اتنی ہی ہے کہ مولوی ذکریا صاحب کی کتاب فضائل اعمال میں ”ذکر اور قرأت قرآن“ کی سخت توجہ دین کی گئی ہے۔ لیجئے خود عبارت پڑھ لیجئے ذکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

### ﴿فضائل اعمال کی مکمل عبارت﴾

”صوفیاء نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ ناجائز اور ہم کلام

ہوتا ہے جو غفلت کے ساتھ خودی نہیں سکتا نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت میں بھی ہو سکتی ہیں مثلاً زکوٰۃ کہ اس کی حقیقت مال خرچ کرنا ہے یہ خودی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شاق گزرے گا اسی طرح روزہ دن بھر بھوکا پیاسا رہنا صحت کی لذت سے رہنا کہ یہ سب چیزیں نفس کو غلوب کرنے والی ہیں غفلت سے بھی اگر تحقیق ہوں نفس کی شدت (خیزی) پراثر پڑے گا لیکن نماز کا **معظم حصہ ذکر ہے**

**قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو محتاجاتِ دیا**

**کلامِ ذہین** ایسی ہی ہیں جیسے بخاری کی حالت میں **ہندیان اور دیکواس**

**ہوتی ہے** کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسا وقت میں جاری ہو جاتی

ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی قلعہ - الخ (فغانل) معال باب سوم فغانل نماز

"آخری گزارشات" کے تحت صفحہ ۱۹ ۲۰ کتب خانہ فیضی لاہور تبلیغی نصاب صفحہ ۷۰ مکتبہ

امدادیہ راینڈ) دیکھئے کس طرح ذکر اور قرات قرآن کو ہڈیاں اور دیکواس کی طرح کہا جا رہا

ہے۔ حالانکہ صوفیائے کسی کتاب میں ایسا نہیں لکھا تبلیغی جماعت والے اگر سچے ہیں تو صوفیہ

کا حوالہ پیش کریں۔ یہ استاخان عبارت تبلیغی مولوی زکریا کی اپنی تحریر کردہ ہے۔ اب اس

عبارت پر ہم تبلیغی جماعت دیوبندیوں کے ہم مسلک "جامعہ خیر المدارس ملتان" کا فتویٰ

پیش کرتے ہیں۔

### ﴿ دیوبندی جامعہ خیر المدارس کا فتویٰ ﴾

ایک شخص نے یہی عبارت: مولوی زکریا اور فغانل معال کا حوالہ دے کر بغیر تبلیغی جماعت کے

ہم مسلک جامعہ خیر المدارس ارسال کیا۔ سوال و جواب ملاحظہ کیجئے۔

**سوال:** گزارش ہے کہ ہمارے علاقے کے مولوی صاحب نے ایک تبلیغی سلسلہ شروع کیا

ہے اس نے ایک بات درج کی ہے جس پر علاقہ میں جھگڑا طویل پڑے وئے ہے آپ

درج ذیل عبارت پڑھ کر شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔ **مذکورہ عبارت**

جواب:

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ نمبر ۱۴۸

الجواب

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۴۲۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ  
جب تک تو بہ نہ کرے اسے مصلیٰ پر کھڑا نہ کیا جائے، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔  
فتیہ واللہ اعلم

الجواب صحیح مہر (دارالافتاء)

بندہ محمد عبداللہ عتر اللہ عنہ

مہر (دارالافتاء)

۱۲۲۳ھ مہر (دارالافتاء)

دیکھئے خود ویویمدی تبلیغی جماعت کے مفتیان نے اس عبارت کو توہین پر مبنی قرار دیا اور ایسے  
شخص (یعنی مولوی و کربا) کو علانیہ توہین کرنے کا کہا ہے۔ اب مولوی ذکر کیا صاحب تو بغیر توہین  
کیے دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں یہ توہین تو ہمیشہ کیلئے ان کے سر پر رہی اور اس عبارت کی وجہ  
سے ہمیشہ کیلئے بے ادب و گستاخ قرار پایا۔

﴿آخر تحریف کیوں؟﴾

یاد رہے کہ تبلیغی جماعت والوں نے اب جدید ایڈیشن میں اس عبارت کو نکال دیا ہے اور  
تبدیل کر کے اس طرح لکھا کہ ”مسیحی ہیں جیسے بخاری حالت میں ہندیاں ہوتی ہے“ (ملاحظہ  
کیجئے جدید ایڈیشن کتب خانہ قیسی لاہور) بلکہ اس کا لفظ جدید ایڈیشن میں نہیں لکھا۔ جس کا  
صاف مطلب یہ ہے کہ یقیناً مولوی ذکر کیا صاحب کی اس عبارت میں ”ذکر بقرات قرآن“

کی سخت توہین تھی۔ جسکی وجہ سے انہیں جدید ایڈیشن میں یہ الفاظ ”بکواس“ کے نکالنا پڑے۔

☆ اگر یہ توہین پر مبنی نہ ہوتے تو اس کو خارج کیا جاتا۔ اس کا خارج کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ خود تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک بھی یہ عبارت توہین پر مبنی ہے۔

☆ یہ بھی یاد رہے کہ جب تک بے ادبی، گستاخی و توہین سے توبہ نہ کی جائے اس وقت تک قائل بری الزمہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ خود دیوبندی خیر المدارس والوں نے بھی اس عبارت پر علانیہ توبہ کا فتویٰ دیا۔ پھر یہ بے ادبی توہین تو زکریا صاحب نے کی تھی اور ان کی توبہ بات نہیں ابھی آج اگر کوئی تبلیغی مولوی رجوع کرتے ہوئے توبہ نامہ بھی شائع کر دیتا ہے تب بھی مولوی زکریا صاحب کا بری الزمہ ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ توبہ صرف اس شخص کی ہوگی نہ کہ مولوی زکریا کی۔

☆ ایک اہم بات یہ بھی یاد رہے کہ جو تبلیغی حضرات اس توہین آمیز عبارت کو پڑھنے کے بعد توبہ کرنے کی بجائے جھٹس، دیلت پرستی اور ہٹ دھرمی کرتے ہوئے صرف عبارت تبدیل کر رہے ہیں وہ بھی اس توہین میں براہمہ کے شریک ہو رہے ہیں اور آج دنیا میں تو اپنی توہین پر چودہ ڈال لیس کے لیکن کل بروز قیامت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس توہین کے ساتھ پیش کیے جائیں گے اور اس توہین کی سخت مزا ان کو بھگتنا پڑے گی۔ لہذا دنیا و آخرت کی بہتری اسی میں ہے کہ توبہ کرتے ہوئے اس کے قائل مولوی زکریا اور ان کی اس توہین سے اپنے دامن کو پاک کر لیں۔

☆ دیوبندی خیر المدارس کے فتویٰ کے مطابق اس عبارت کو لکھنے والے شخص (یعنی مولوی

زکریا) سے مسلمانوں کو دور رہنا چاہیے لہذا اب دلولی ذکر کیا کے ہیں وہاں تلبیعی جماعت والوں سے اس وقت تک دور رہنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے جب تک وہ ذکر کیا صاحب کا تو بیامہ نہیں دکھا دیتے یا پھر مولوی زکریا (کی تلبیعی جماعت) سے الگ نہیں ہو جاتے۔ یہ جو تلبیعی حضرات اس عبارت کو پڑھنے کے بعد اس سے تو یہ نہیں کرتے اور اسے صحیح سمجھتے ہیں وہ بھی اس توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں لہذا ان پر بھی وہی دلی بندگی فتویٰ عالمہ ہو گا کہ ان سے مسلمانوں کو دور رہنا چاہیے اور ایسے حضرات کو مصلیٰ پر ہرگز نہ کھڑا کیا جائے یعنی ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

☆ ایک اہم بات یہ بھی یاد رہے کہ وہ جو وہائڈیشن میں یکو اس کا لفظ تو لٹال دیا گیا ہے لیکن ”ہندیان“ کا لفظ اب بھی لکھا ہوا ہے لہذا اب عبارت کا مطلب یہ ہو گا کہ ”یہ چیزیں (ذکر و قرات) اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو متا جات یا نلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخاری کی حالت میں ہندیان ہوتی ہے“ لاجول ولاقوہ کو تلبیعی جماعت والوں کے نزدیک یکو اس کے الفاظ میں تو توہین تھی جیسی اس کا لٹال دیا لیکن اگر یہ کہا جائے کہ حالت غفلت میں ادا کی گئی نماز ”یہ متا جات یا نلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخاری کی حالت میں ہندیان (ہوتی ہے) تو اس میں توہین نہیں۔ مستغفر اللہ۔ حالانکہ کرپاک اور قرات قرآن کو ہندیان کہنا بھی توہین ہے۔

## ﴿قرآن پاک و ذکر کی تعظیم و ادب کرنے﴾

### والے مسلمانوں جواب دو ﴿

مسلمانوں کی تمہارا ایمان یہ کوارہ کرتا ہے کہ غفلت کی حالت میں جو ذکر یا قرات قرآن کی جائے وہ ایسی ہی ہیں جیسے حالت بخاری میں ہندیان ہوتی ہے؟ ہندیان کا لفظ کون سے اچھے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے کیا کوئی تلبیعی ہمیں بتائے گا؟ کیا اس عبارت میں توہین و بے ادبی نہیں یقیناً اس تحریف شدہ عبارت میں بھی توہین و بے ادبی ہے۔ لہذا توہین و بے ادبی پھر

بھی برقرار رہی۔ اے مسلمانو! پوچھنا تبلیغی جماعت والوں سے کہ تم دنیا بھر میں تبلیغ (پس پر وہ وہابیت) کا شور کرتے پھرتے ہو لیکن تمہاری اپنی حالت یہ ہے کہ تمہارے چوٹی کے مولوی ذکر کیا نے ”ذکر پاک اور قرأت قرآن“ کی سخت توہین کر رہے ہیں لیکن اس پر کبھی تو یہ تک نہیں کی کبھی اس غلطی سے رجوع نہیں کیا آخر کیوں؟ کبھی ایسے مولوی کو بے ادب نہیں کہا جو ذکر قرأت کی توہین کر رہا ہے آخر کیوں؟ یہ مولیت و مسلک پرستی نہیں تو کیا ہے؟

### ﴿تبلیغی جماعت کا بائیکاٹ﴾

لہذا جب تک اس عبارت کا معقول جواب نہیں دیا جاتا اس سے مکمل طور پر تو یہ کہتے ہوئے مولوی ذکر کیا سے لاقلمی کا فتویٰ شائع نہیں کیا جاتا اس وقت تک تبلیغی جماعت سے کلی طور پر بائیکاٹ کیا جائے اور قرآن پاک اور ذکر پاک سے محبت، ادب و احترام کا ایمانی جذبہ اور حق ادا کیجئے۔ اللہ عزوجل ہمیں بے ادبوں سے محفوظ رکھے۔

**مرتب: احمد رضا قادری سلطانپوری**

محسن اسلام

WWW.MAFSULH.COM